مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
24 اکتوبر، 2025ء (30 ربیعُ الثّانی، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ: 1، سورۂ بقرۃ: 100)

عہد توڑنے کے نقصانات

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

قال رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: مَنْ صَلَّی عَلَیَّ وَاحِدَۃً، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس پر 10 رحمتیں بھیجتا ہے۔[1]

نبی کی شان میں ہو جس قدر درود پڑھو
مُحِبّو! پاؤ گے جنّت میں گھر درود پڑھو
خدا تو بھیجے ہے صَلُّوْ و سَلِّمُوْ کا خطاب
تم ایسے بیٹھے ہو کیوں بے خبر درود پڑھو
رہو گے حفظِ الٰہی میں رات دن محفوظ
رسولِ پاک پہ شام و سحر درود پڑھو[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ﴿۱۰۰﴾

(پارہ:1، سورۂ بقرۃ:100)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

1 ... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بعد التشھد، صفحہ:160، حدیث:408۔

2 ... نورِ ایمان، صفحہ:56و57 ملتقطاً۔

تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان : اور جب کبھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے اس عہد کو پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر مانتے ہی نہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ: 1، سُورۂ بقرہ کی آیت: 100 سننے کی سعادت حاصِل کی، آیئے! آیتِ کریمہ سنتے اور اس کی روشنی میں ملنے والے اَسباق سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آیتِ کریمہ کی مُخْتَصَر تشریح

اللہ پاک نے فرمایا:

اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:100)	**تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان :** اور جب کبھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے اس عہد کو پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر مانتے ہی نہیں۔

آیتِ کریمہ کا مُخْتَصَر اور آسان مَفْہُوم یہ ہے کہ کیا بنی اسرائیل کی یہی عادَت ہو گئی کہ جب بھی کوئی عہد کرتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ اس عہد کو پسِ پُشت ڈال دیتا ہے، عہد کی کچھ بھی پَرْوا نہیں کرتا...؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ تَورات پر بھی اِیْمان نہیں رکھتے، اسی لیے عہد توڑنے کو گُناہ نہیں سمجھتے۔ اگر یہ تورات کو مانتے ہوتے تو کم از کم عہد تو ضَرور نبھایا کرتے۔[1]

(1)... تفسیر صراط الجنان، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:100، جلد:1، صفحہ:174 خلاصۃً۔

عہد اور وعدے میں فرق

پیارے اسلامی بھائیو! آیتِ کریمہ کو گہرائی سے سمجھنے کے لیے پہلے تو عہد اور وعدے کے درمیان فرق سمجھ لیجیے! ❁ وعدہ وہ ہوتا ہے جس میں کچھ شرائط وغیرہ مُقرّر نہیں کی جاتیں ❁ اور **عہد** وہ ہوتا ہے جس میں شرائط بھی رکھی جاتی ہیں۔

مثال کے طَور پر ❁ زید نے کہا: وعدہ کرتا ہوں، کل آپ سے ملوں گا۔ یہ وعدہ ہے ❁ اگر زید کہے: اگر تم آئے تو میں بھی ضَرور آجاؤں گا۔ اِس میں شرط رکھی گئی کہ تُم یُوں کرو گے تو میں یُوں کروں گا۔ اسے **عہد** کہتے ہیں۔

بنی اسرائیل نے 2 عہد توڑے

بنی اسرائیل کے ساتھ 2 قسم کے عہد تھے: **(1):** ایک عہد وہ ہے جو انہوں نے اللہ پاک سے کیا، یہ وہ عہد ہے جو بنی اسرائیل سے **تَوْرات** میں لیا گیا تھا کہ جب محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لے آئیں گے تو تم اُن کا کلمہ پڑھو گے، ان پر اِیمان لے آؤ گے، اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ پاک تمہیں دُنیا و آخرت میں بلند درجات عطا فرمائے گا۔ اس عہد کا ذِکر قرآنِ کریم میں بھی ہے، اِرْشاد ہوتا ہے:

اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ (پارہ: 1، سورۂ بقرۃ: 40)	**تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان:** میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔

یعنی اے بنی اسرائیل! وہ وعدہ جو تم سے لیا گیا، وہ تم پُورا کر دو، اس کے صلے میں وہ وعدہ جو ہم نے تم سے کیا، ہم وہ پُورا کر دیں گے۔ تم محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ

آلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ رحمت تھام لو، ہم تمہیں دُنیا و آخرت میں بلند مقام عطا فرمادیں گے۔[1]

بے دام ہی بِک جائیے بازارِ نبی میں | اس شان کے سَوْدے میں خسارے نہیں ہوتے

(2): دوسرا عہد وہ ہے جو انہوں نے رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کیا تھا۔ جب پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہجرت کر کے مدینۂ پاک تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں آباد یہودیوں کے ساتھ باقاعدہ تحریری معاہدہ فرمایا تھا، اس میں شرائط طے کی گئی تھیں، ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی باہَری دُشمن مدینے پر حملہ کرے گا تو مسلمان اور یہود مِل کر اس کا مُقابَلہ کریں گے۔

یہ 2 عہد تھے: (1): ایک اللہ پاک سے عہد (2): دوسرا رسولِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ عہد۔[2] بنی اسرائیل نے یہ دونوں عہد توڑ دیئے! اللہ پاک سے کیا ہوا عہد یُوں توڑا کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہ لائے اور رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے کیا ہوا عہد یُوں توڑا کہ غزوۂ اَحزاب کے موقع پر قریش کے ساتھ مِل کر اُنہوں نے خُود ہی مدینہ شریف پر حملہ کر دیا۔ یہ دونوں عہد انہوں نے توڑے، اس پر اللہ پاک نے فرمایا:[3]

اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ(۱۰۰) (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:100)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان : اور جب کبھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے اس عہد کو پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر مانتے ہی نہیں

1 ...تفسیر قرطبی، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:40، جلد:1، صفحہ:236 مفصلاً۔
2 ...تفسیر کبیر، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:100، جلد:1، صفحہ:615 خلاصۃً۔
3 ...کتاب المغازی، غزوۃ الخندق، جلد:1، صفحہ:379 خلاصۃً۔

یعنی کیا اُن کی یہی عادَت ہوگئی ہے کہ جب بھی کوئی عہد کرتے ہیں تو اُسے توڑ دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اِیمان ہی نہیں رکھتے۔

عہد نبھانا اِیمان کا تقاضا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اِس آیتِ کریمہ میں بنیادِی سبق جو ہمارے لیے ہے، وہ یہ کہ عہد نبھانا مسلمان کی شان ہے اور عہد توڑ دینا غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** اِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْاِيْمَانِ بے شک عہد نبھانا اِیمان میں سے ہے۔[1]

ایک حدیث شریف میں فرمایا:

لَا اِيمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ

ترجمہ: اُس کا اِیمان نہیں، جو امانت دار نہیں اور جو عہد نہیں نبھاتا، اُس کا کوئی دِین نہیں۔[2]

مَعْلُوم ہوا؛ عہد نبھانا کمالِ اِیمان کا تقاضا ہے، جو بندہ عہد نہیں نبھاتا، وہ سخت مُجْرِم ہے۔

عہد توڑنا مُنافَقت کی علامت ہے

حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا:

اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا

ترجمہ: 4عادتیں جس میں ہوں، وہ پکّا مُنافِق ہے اور جس میں (ان عادتوں میں سے) ایک عادَت ہو، اس میں مُنافَقت کی عادت ہے، یہاں تک کہ اس عادَت کو چھوڑ دے۔

---

1 ...مستدرک لحاکم، کتاب الایمان، حسن العہد من الایمان، جلد:1، صفحہ:165، حدیث:41۔

2 ...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، جلد:5، صفحہ:731، حدیث:13987۔

وہ عادتیں کیا ہیں؟ فرمایا:

اِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ، وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

(1): جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے (2): جب بولے تو جُھوٹ کہے (3): جب عہد کرے تو اُسے توڑ دے (4): جب کسی سے جھگڑا ہو جائے تو گالیاں بکے۔[1]

اللہُ اکبر! پیارے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا؛ عہد توڑنا اِیْمان نہیں بلکہ مُنافَقت کی نشانی ہے۔اِس لیے ہمیں چاہیے کہ عہد لازِمی نبھایا کریں۔

عہد توڑنے کے نقصانات

جو لوگ پیسوں کی خاطِر، دُنیوی لالچ میں آکر عہد توڑ دیتے ہیں، اُن کے مُتَعلِّق قرآنِ کریم میں اِرْشاد ہوا:

اُولٰٓىٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ(۷۷) (پارہ:3، سورۂ آلِ عمران:77)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: ان لوگوں کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور اللہ قیامت کے دن نہ تو ان سے کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

یہ آیتِ کریمہ بھی یہودیوں سے مُتَعلِّق ہے، اِس میں عہد توڑنے کے کُل 5 نقصانات ہیں: (1): جو عہد توڑتا ہے، اس کا آخرت میں کوئی حصّہ نہیں (2): روزِ قیامت اللہ پاک اُن

---

1 ...بخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق، صفحہ:79، حدیث:34۔

سے کلام نہ فرمائے گا(3):نہ ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا(4):نہ ان کے گُناہ دھوئے جائیں گے(5):پانچواں یہ کہ ایسے عہد توڑنے والوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

حسد، وعدہ خِلافی، جھُوٹ، چُغلی، غیبت و تہمت
مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یارسولَ اللہ!
بَہُت کمزور ہُوں قابِل نہیں ہرگز عذابوں کے
خُدارا ساتھ لیتے جانا جنّت یارسولَ اللہ![1]

عہد توڑنے والوں پر اللہ پاک کی لَعْنَتْ

ایک مقام پر اللہ پاک نے عہد توڑنے والوں کے متعلق فرمایا:

اُولٰٓىٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ (پارہ:13،سورۂ رعد:25) | تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : ان کیلئے لَعْنَتْ ہی ہے۔

یعنی عہد توڑنے والے وہ ہیں، جن پر اللہ پاک کی لَعْنَتْ برستی ہے۔

عہد نبھانے کی مثالیں

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں یہ اپنی عادَت بلکہ فطرت کا حصّہ بنالینا چاہیے، جب بھی کسی سے عہد کریں، کسی سے وعدہ کریں تو اس پر بھرپُور پہرا دیں، جب بھی جائزِ اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے عہد کریں، اسے ضَرور بِالضَّرور نبھایا کریں ❁ کسی کا قرض لوٹانا ہے، وعدہ کر لیا کہ فُلاں وقت لَوٹا دُوں گا، اب اس پر پہرا دیں، اِس عہد کو نبھائیں، قرض وقت پر لَوٹائیں، ہاں! کوئی مجبوری بن جائے تو مِل کر وقت بڑھالیں ❁ کسی سے ملنے کا وعدہ کریں تو اُسے ضَرور نبھائیں ❁ دِینی اِجتماعات مثلاً ہفتہ وار سنّتوں بھرے

---

1 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ:332 ملتقطاً۔

اجتماع میں شرکت کا وعدہ کیا، اب اس پر پکّے رہیں ❁ قافلے میں سَفَر کے لیے وعدہ کر لیا، اب جو بھی ہو جائے، جب تک شریعت منع نہ کرے، عہد ضَرور نبھائیے! یونہی جب جب کسی سے عہد کریں تو اسے لازمی، لازمی نبھانے کی عادَت بنائیں۔

عہد نبھانے کے فائدے

مختلف تحقیقات کے مُطابِق جب ہم عہد نبھاتے ہیں تو اس کی بَرَکت سے ❁ نفسانی یکسانِیّت نصیب ہوتی ہے، آدمی اندر ہی اندر مُطمَئِن رہتا ہے، بے چینی نہیں ہوتی ❁ عہد نبھانے کی عادَت ہمارے اندر نظم و ضبط پیدا کرتی ہے ❁ معاشرے میں اعتماد بڑھتا ہے، لوگ عہد نبھانے والے پر بھروسہ کرتے ہیں، اس کی بَرَکت سے بے چینی کی کیفیت ختم ہوتی ہے ❁ احساسِ ذِمَّہ داری نصیب ہوتا ہے ❁ اِس سے مُعاشرہ پُراَمن بنتا ہے، مُعَاشرے میں اعتماد کی فضا قائِم ہوتی ہے ❁ خاندان میں عزّت بڑھتی ہے ❁ دوستی اور کاروبار میں ترقی ملتی ہے۔

عہد توڑنے کے نقصانات

اس کے برعکس جب عہد توڑا جاتا ہے تو اس کی نُحُوسَت ہماری ذات سے لے کر پُورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیتی ہے ❁ عہد توڑنے والا اندر ہی اندر بے چین رہتا ہے ❁ دِماغ کشمکش میں رہتا ہے ❁ اعصابی دباؤ بڑھتا ہے ❁ معاشرتی اعتماد ٹوٹ جاتا ہے، نتیجۃً معاشرے میں اہمیت گھٹتی ہے ❁ عزّت پر حرف آتا ہے ❁ بداعتمادی پروان چڑھتی ہے ❁ دِلوں می نفرتیں پیدا ہوتی ہے ❁ برکت ختم ہوتی ہے ❁ رُوح کی نورانِیّت ختم ہوتی ہے ❁ عہد توڑنے سے سٹرَیس (*Stress*) بڑھتا ہے، اس کی نحوست سے آدمی بلڈ پریشر،

بے چینی اور دِل کی کمزوری کا شکار ہو جاتا ہے۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَا نَقَضَ قَوْمٌ نِ الْعَهْدَ اِلَّا كَانَ الْقَتْلُ بَيْنَهُمْ

یعنی جب کوئی قوم عہد توڑنے کی عادت بنا لیتی ہے تو ان میں قتل عام ہو جاتا ہے۔(1)

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! کیسی سبق آموز روایت ہے، آپ دیکھ لیجیے! آج ہمارا معاشرہ کہاں کھڑا ہے، آئے روز قتل کی خبریں اَخباروں میں چَھپ رہی ہیں ❁ فُلاں جگہ بَم پھٹا، اتنے لوگ ہلاک ہو گئے ❁ فُلاں جگہ باپ نے بچوں کو گولیاں مار دیں، پِھر خُود کو بھی فائِر مار لیا ❁ فُلاں جگہ چچا نے بھتیجے کو قتل کر دیا ❁ فُلاں جگہ بھتیجے نے چچا کو قتل کر دیا۔ ایک سے ایک خبریں آتی رہتی ہیں۔

دوسری طرف ہم وعدوں کی پاسداری پر بھی غور کر لیں، مُعَاشرے میں اعتماد کی فضا نہ ہونے کے برابر ہے ❁ بڑی لجاجت سے قرض لیتے ہیں کہ بھائی! 1000 روپیہ دے دو، صبح واپس لے لینا، بندے نے تَرس کھا کر دے دیا۔ اب ڈھونڈتے پھِرو اس بندے کو ❁ خاندانوں میں عہد وپیمان ہو جاتے ہیں، ان کی پاسداری نہیں کی جاتی ❁ اَجِیرْ حضرات اِجارہ فارم پر سائن کرتے ہیں، میں ان ان شرائط کے ساتھ کمپنی میں کام کروں گا۔ جب نوکری لگ گئی، پکّے ہو گئے، اب 5 منٹ یہاں ضائع کیے، 10 منٹ وہاں ضائع کیے، کمپنی اس کی حرکتوں سے پریشان ہوتی ہے، وہ جو شرائط فارم سائن کیا تھا، اس کا کچھ خیال ہی نہیں کیا جاتا ❁ یونہی اداروں میں غور کر لیں ❁ گھروں میں دیکھ لیں، آئے روز وَعْدے ہو

---

1 ...مسند بزار، مسند بریدۃ بن حصیب، جلد: 10، صفحہ: 333، حدیث: 4463۔

رہے ہوتے ہیں، عہد و پیمان ہو رہے ہوتے ہیں، جب مشکل میں ہوتے ہیں، اس وقت تو جان پر بنی ہے، لہٰذا جلدی جلدی ہر بات مان لیتے ہیں، ساری شرطیں مان لیں، سارے وعدے قبول کر لیے، اب مشکل حَل ہو گئی، اب ڈھونڈو اُسے۔ غرض؛ پُورے معاشرے میں بداعتمادی کی ایک فضا موجود ہے، بھائی بھائی پر اعتماد کرنے کو تیار نہیں ہوتا ❁ ماں باپ اَوْلاد پر پُوری طرح اعتماد نہیں کر پارہے ہوتے ❁ دوست دوستوں پر بھروسہ نہیں کر پا رہے۔ عہد نبھانے کا ہمارا اَنداز یہ ہے اور اس کا جو نتیجہ حدیثِ پاک میں بیان ہوا کہ قتل عام ہو جائے گا، وہ بھی ہمارے سامنے ہے۔

پتا چلا؛ معاشرے میں اَمن، سکون، اعتماد کی فضا قائم کرنی ہے، اس کے لیے عہد نبھانے کی عادَت بنانا بہت ضروری ہے۔

عہد کے مُتَعَلِّق پُوچھا جائے گا

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:34)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور عہد پورا کرو بیشک عہد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

مَعْلُوم ہوا؛ عہد کوئی عام چیز نہیں ہے، عہد کے مُتَعَلِّق قیامت کے دن سُوال ہو گا، پُوچھا جائے گا: فُلاں سے عہد کیا تھا؟ نبھایا کہ نہیں نبھایا...؟ اگر نبھایا تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اَجْر ملے گا، نہ نبھایا تو عذاب کے حقدار ٹھہریں گے۔

اللہ پاک سے عہد

پیارے اسلامی بھائیو! عہد 2 قسم کے ہیں: (1): ایک عہد وہ ہے جو ہم اللہ پاک سے

کرتے ہیں۔ مثلاً ہم عہد کرتے ہیں: ❁ یا اللہ پاک! میری حاجت پُوری فرما، میں 3 روزے رکھوں گا ❁ یا اللہ پاک! مجھے شفا عطا فرما، میں مسجد کی خِدمت کروں گا ❁ یا اللہ پاک! قرض اُتر جائے تو 100 نوافِل پڑھوں گا۔

یُوں ہم اللہ پاک سے عہد کرتے رہتے ہیں، اسے **مَنّت** کہتے ہیں۔ اسے بھی نبھانا ضَروری ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ
(پارہ:14، سورۂ نحل:91)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اللہ کا عہد پورا کرو جب تم کوئی عہد کرو۔

مَنّت پُوری کرنے کانِرالا جذبہ

حضرت حَنَّہ رحمۃُ اللہِ علیہا اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی نانی جان ہیں، قرآنِ کریم میں آپ کی ایک مَنّت کا ذِکر ہوا ہے، اب دیکھیے! مَنّت مانتے کیسے ہیں؟ اور اسے پُورا کیسے کیا کرتے ہیں۔ حضرت حَنَّہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے ہاں اَوْلاد نہیں تھی، عمر کافی ہو چکی تھی۔ ایک دِن درخت کے نیچے بیٹھیں تھیں، عجیب مَنْظر دیکھا، ایک چڑیا اپنے بچے کے مُنہ میں دانہ ڈال رہی تھی، یہ دیکھا تو دِل بھر آیا، تڑپ کر مَنّت مانی: اللہ پاک! مجھے اَوْلاد عطا فرمائے، اسے مسجدِ اقصیٰ کی خِدمت کے لیے وقف کر دُوں گی۔

رَبِّ کریم کی قُدرت دیکھیے! رَبِّ رحمٰن نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور بڑھاپے میں انہیں اَوْلاد کی اُمّید دے دی۔

اب اُمّید تو ہو گئی مگر ایک اور پریشانی لگ گئی، مسجد کی خِدمت کے لیے لڑکوں ہی کو قبول کیا جاتا تھا، پریشانی یہ ہو گئی کہ اگر بیٹی پیدا ہوئی تو میں اپنی مَنّت کیسے پُوری کروں گی؟ خیر! اس کی رحمت پر بھروسہ کر لیا، اسی دوران آپ کے شوہَر حضرت عِمران رحمۃُ اللہِ علیہ

انتقال فرما گئے۔ دِن گزرتے گئے، آخر حسرتیں پُوری ہونے کا وقت آ ہی گیا۔ جب وِلادت ہوئی تو دیکھا: بیٹی پیدا ہو گئی۔ دِل بیتاب ہو گیا، تڑپ کر عرض کیا:

رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰىؕ (پارہ:3، سورۂ آلِ عمران:36)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے ربّ! میں نے تو لڑکی کو جنم دیا ہے۔

یعنی یا اللہ پاک! میں نے تو مَنّت مانی تھی کہ بیٹا ہو گا، اسے مسجد کی خِدمت کے لیے وقف کر دُوں گی، یہ تو لڑکی پیدا ہو گئی۔ اب مَنّت کیسے نبھاؤں گی؟

آپ ذرا غور فرمایئے! بڑھاپے میں اَوْلاد ملی، شوہَر بھی انتقال فرما چکے ہیں، ایسے میں مَنّت پُوری کرنا سخت دُشوار ہو جاتا ہے، پھر بہانہ بھی موجود تھا کہ بیٹا ہوتا تو وقف کرتی، بیٹی ہے، اسے کیسے وقف کر سکتی ہوں؟ مگر آپ کا دِل مضبوط تھا، مَنّت نبھانے کا ارادہ پختہ تھا، چنانچہ اپنی شہزادی کا نام مریَم رکھا اور لے کر مسجدِ اقصیٰ میں پہنچ گئیں، وہاں حضرت زکریا علیہ السَّلام موجود تھے، ان کی خِدمت میں سارا ماجرا عرض کیا اور بیٹی کو اُن کے حوالے کر دیا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًاۙ (پارہ:3، سورۂ آلِ عمران:37)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو اس کے ربّ نے اسے اچھی طرح قبول کیا اور اسے خوب پروان چڑھایا۔

یعنی حضرت حنَّہ رحمۃُ اللہِ علیہا نے چونکہ اپنی مَنّت نبھانے میں خُوب جذبہ دکھایا، چنانچہ اللہ پاک نے ان کی بیٹی کو قبول بھی فرما لیا اور ان کی کفالت کے اَسباب بھی پیدا فرما دیئے![1]

---

1 ... تفسیر بغوی، پارہ:3، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:35-37، جلد:1، صفحہ:343-345۔

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اللہ پاک سے کیے ہوئے عہد کو یُوں نبھایا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں تو لوگ پریشانی کے وقت مَنّت مان لیتے ہیں، جب پریشانی دُور ہو جاتی ہے، تب بُھول جاتے ہیں، یاد بھی ہو تو حِیلے بہانے تراشنے شروع کر دیتے ہیں۔

دیگ کی مَنّت ماننے والا

ایک چٹکلہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص تھا، وہ سمندر میں گِر گیا، ڈُوب رہا تھا، جان پر بنی تھی، مَنّت مانی: یا اللہ پاک! مجھے بچا لے، غریبوں میں 100 دیگیں تقسیم کروں گا۔ جُونہی منّت مانی، ایک لہر آئی، اُس نے اُٹھا کر کِنَارے کی طرف دھکیل دیا۔ اب ذرا سانس میں سانس آئی، جان بچتی نظر آئی، اب غور کرنے لگا: یہ میں نے کیا کِیَا، 5 ہزار کی بھی ایک دیگ ہو تو 100 دیگیں 5 لاکھ کی ہو جائیں گی۔ فوراً منّت تبدیل کی، کہا: یا اللہ پاک! جان بچا لے 50 دیگیں تقسیم کروں گا۔ اب ذرا تیرتے تیرتے کِنَارے کے اَور قریب ہو گیا، پھر خیال آیا: 50 دیگیں بھی اڑھائی لاکھ کی ہو جائیں گی۔ اتنی کیا کرنی ہیں، 25 دیگیں تقسیم کروں گا۔ یُوں کرتے کرتے کِنَارے کے قریب ہوتا گیا، دیگیں گھٹاتا گیا، جب بالکل پانی سے باہَر نکل آیا، تب تک ارادہ بالکل بدل چکا تھا، سوچا: موت آئی ہوتی تو بچتا ہی کیوں؟ لہٰذا دیگیں تقسیم کرنے کی کوئی ضَرورت نہیں۔ ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ بڑی سی لہر آئی، اس نے اُٹھا کر پھر سمندر میں ڈال دیا۔

یہ سمجھانے کے لیے چٹکلہ عرض کیا۔ ہمارا حال بھی کم و بیش ایسا ہی ہے۔ جب پریشانی ہوتی ہے، مشکل ہوتی ہے، جان پر بنی ہوتی ہے، دوائیں کر کر کے تھک جاتے ہیں، شِفا نہیں ہو رہی ہوتی، تب منّت مان لیتے ہیں، اللہ پاک سے عہد کر لیتے ہیں: ❁ یا اللہ پاک! مشکل

آسان فرما، نمازیں پڑھوں گا ❀ یا اللہ پاک! شفا عطا فرما، تیری راہ میں صدقہ خیرات کروں گا۔ جب حاجت پُوری ہو جاتی ہے، تب بُھول جاتے ہیں۔

حضرت حَنَّہ رحمۃُ اللہِ علیہا کا کمال دیکھیے! چاہا بیٹا تھا، پیدا بیٹی ہوئی، بیٹی کو مسجدِ اقصیٰ کے لیے قبول کیا بھی نہیں جاتا، اس کے باوُجُود اللہ پاک سے کیا ہوا عہد نبھانے کے لیے پُرجوش تھیں، جذبہ سچا تھا، بیٹی ہی کو لے کر مسجدِ اقصیٰ پہنچ گئیں، اللہ پاک کے ہاں ان کا یہ جذبہ، یہ جَوشِ عقیدت قبول ہوا اَور اللہ پاک نے ان کی بیٹی کو قبول بھی فرمالیا اور بلند شان بھی عطا فرما دی۔

ہمیں بھی یہ ذِہن، ایسا جذبہ اپنانا چاہیے۔ جب منّت مان لیں تو اُسے نبھائیں، پُورا کریں۔ یاد رکھ لیجیے! منّت مان لی تو اسے پُورا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اگر منّت پُوری نہیں کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔ یہ بھی یاد رکھیے! بعض منّتیں وہ ہوتی ہیں، جنہیں نبھانا اگرچہ واجب نہیں ہوتا، البتہ! اگر مان لیں تو انہیں بھی ضَرور نبھانا چاہیے۔ مثلاً منّت مانی: یا اللہ پاک! میری فُلاں مشکل حل ہو جائے تو فُلاں وَلِیُّ اللہ کے دربار پر حاضِری دُوں گا۔ یہ منّت اگرچہ واجب نہیں ہے۔ البتہ! اسے بھی نبھانا ضرور چاہیے۔

نوٹ: حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے رَوْضَۂ مُبارَکہ کے عِلاوہ قبروں کی زیارت کے لیے جانا عورتوں کے لیے مطلقاً منع ہے، اگرچہ بَاپَردہ ہو کر جائیں، **سیدی اعلیٰ حضرت** رحمۃُ اللہِ علیہ **فرماتے ہیں:** عورتوں کو قبروں پر جانے کی اجازت نہیں۔ [1]

اللہ پاک سے عہد کی مزید مثالیں

یُونہی ہم اللہ پاک سے عہد باندھتے رہتے ہیں، مثلاً کبھی خواب میں قبر وغیرہ دیکھ لیں،

---

1 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:9، صفحہ:537۔

جنازے اُٹھتے دیکھیں، سڑک پر خوفناک قسم کا ایکسیڈنٹ دیکھ لیں تو عہد باندھتے ہیں: ❁ آیندہ کوئی نماز قضا نہیں کروں گا ❁ اب پکّی تَوبہ کرلُوں گا ❁ ماں باپ کی خِدْمت کیا کروں گا ❁ آج کے بعد سُودِی لَین دَین نہیں کروں گا ❁ اب جُھوٹ نہیں بولا کروں گا۔

جب دِل پر خوف کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو ایسے عہد ہم کر لیتے ہیں مگر جو نہی کیفیت ختم ہوتی ہے، پِھر دُنیاداری میں مَشْغُول ہو جاتے ہیں، عہد بُھول جاتے ہیں۔ یہ بھی غلط انداز ہے۔ جب عہد باندھ لیا، اب اسے نبھائیں۔ ہم اللہ پاک سے کیا عہد نبھائیں گے، اللہ پاک ہم پر کرم نوازیاں فرمائے گا۔

میری ذِمَّہ داری نَماز پڑھانا ہے

کہتے ہیں: ایک نیک شخص جو بہت غریب تھا، نمازِ عشا سے فارِغ ہو کر گھر آیا تو دیکھا کہ بچے سَو چکے ہیں۔ اس نے بیوی سے پوچھا: کیا بچوں نے عشا کی نَماز پڑھ لی...؟ زوجہ(***Wife***) بولی: نہیں۔ گھر میں کھانا تھا نہیں، بچّے بھوک سے رَو رہے تھے، لہٰذا میں نے انہیں یُونہی بہلا کر سُلا دیا۔ وہ نیک شخص بولا: انہیں جگاؤ! اور نَمازِ عشا پڑھواؤ! زوجہ نے مِنَّت سماجت کے لہجے میں کہا: بچے بھوکے ہیں، گھر میں کچھ کھانے کو نہیں ہے، جاگ گئے تو پھر کھانا مانگیں گے، بھوک سے روئیں گے۔ لہٰذا انہیں سونے دو! شوہر نے جذبۂ ایمانی سے کہا: میرا کام انہیں روٹی دینا نہیں، نَماز پڑھوانا ہے۔ میں اپنا کام کروں گا۔ رِزْق کا ذِمَّہ اللہ پاک نے لیا ہے۔ یہ کہہ کر اس نیک شخص نے بچّوں کو جگایا اور انہیں مصلّے پر کھڑا کر دیا۔ ابھی بچّے نَماز ہی پڑھ رہے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی، باہَر ایک شخص بڑے سے تھال(***Tray***) میں کئی قسم کے کھانے لے کر کھڑا تھا۔ اس نے یہ تھال اس نیک شخص کو

تھمایا اور چلا گیا۔

سُبْحٰنَ الله! یہ ہے اللہ پاک سے کیے عہد نبھانے کی برکت...!! ہم اللہ پاک سے کیے عہد نبھائیں، **اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم!** دُنیا بھی سَنْوَر جائے گی، آخرت بھی سَنْوَر جائے گی۔

آپسی عہد بھی نبھائیے...!!

پیارے اسلامی بھائیو! دوسری قسم کے عہد وہ ہیں جو ہم آپس میں ایک دوسرے سے کیا کرتے ہیں۔ ان عہدوں کو نبھانا بھی بہت ضروری ہے۔ **بخاری شریف** کی حدیثِ پاک ہے: جو مسلمان عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرے، اُس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔[1]

دِین میں بدعہدی کی گنجائش نہیں

صلح حُدَیْبِیَہ کے بعد کی بات ہے، حُدَیْبِیَہ ایک جگہ کا نام ہے، اس جگہ پر پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم اور اَہْلِ مکّہ کے درمیان ایک مُعاہَدہ ہوا تھا، اسے صُلح حُدَیْبِیَہ کہتے ہیں۔ اس وقت جو مُعاہَدہ ہوا، اس میں ایک شِق یہ بھی تھی کہ مکّہ سے کوئی بھی شخص ہجرت کر کے مدینے پہنچا تو اسے واپس لوٹانا ہوگا۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے اس شِق کو قبول فرمایا اور معاہدہ ہو گیا۔

اس مُعاہَدے کے بعد کی بات ہے، ایک صحابی تھے: حضرت ابو بصیر رَضِیَ اللهُ عنہ۔ آپ مکّہ میں تھے، کفّار آپ پر بہت ظُلْم ڈھایا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ کسی طرح جان بچا کر مکّہ سے ہجرت کر کے مدینے پہنچ گئے۔

---

1 ...بخاری، کتاب الجزیہ والموادعۃ، باب اثم من عاہد ثم غدر، صفحہ:815، حدیث:3179۔

اللہ اکبر! وعدے نبھانے کی شان دیکھیے! جب یہ پیارے مَحْبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں پہنچے تو فرمایا: اے ابو بصیر! ہمارا قریش کے ساتھ مُعاہَدہ ہے، لہٰذا تم واپس لوٹ جاؤ! عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ مجھے مشرکوں کی طرف لوٹنے کا فرما رہے ہیں؟ فرمایا: اے ابو بصیر! ہمارا مُعاہَدہ ہوا ہے، تم جانتے ہو، ہمارے دِین میں بدعہدی کی کوئی گنجائش نہیں ہے، تم واپس لوٹ جاؤ! اللہ پاک تمہارے لیے راہ نکال دے گا۔ انہوں نے پھر عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! کیا مشرکوں کی طرف لوٹ جاؤں، وہ مجھ پر ظُلْم ڈھاتے ہیں۔ فرمایا: ابو بصیر! جاؤ! اللہ پاک تمہارے لیے راہ نکال دے گا۔ آخر حضرت ابو بصیر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ واپس لوٹ گئے۔[1]

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہیں، آپ کے اُمّتی کو کانٹا بھی چبھے، آپ منظور نہیں فرماتے، اُمّتی کی تکلیف دِلِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیف پہنچاتی ہے، قرآنِ کریم میں ہے:

عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ (پارہ:11، سورۂ تَوبہ:128)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے۔

اُمّتیوں کے ساتھ ایسی گہری محبّت کے باوُجود عہد نبھانے کی شان دیکھیے! صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ جان بچا کر آ گئے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں واپس بھیج دیا اور کیا فرمایا:

وَلَا یَصْلُحُ لَنَا فِی دِیْنِنَا الْغَدْرُ

اے ابو بصیر! ہمارے دِین میں بدعہدی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔[2]

1 ...کتاب المغازی، غزوۃ الحدیبیہ، جلد:2، صفحہ:106 و 107 خلاصۃً۔
2 ...کتاب المغازی، غزوۃ الحدیبیہ، جلد:2، صفحہ:107۔

پیارے اسلامی بھائیو! اسے کہتے ہیں: عہد نبھانا۔ ہمارے ہاں تو لوگ روزانہ تَھوک کے حساب سے وعدے کرتے ہیں اور تَھوک کے حساب سے ہی وعدے توڑ بھی رہے ہوتے ہیں۔ یہ بہت سخت جُرْم ہے اور اگر نہ نبھانے کی نِیّت کے ساتھ، محض ٹرخانے کے لیے ہی وعدہ کیا، تب تو یہ وعدہ خِلافی کہلائے گی اور وعدہ خِلافی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

وعدہ خِلافی حَرام ہے

سیدی اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **خُلْفُ الْوَعْدِ حَرَامٌ** یعنی جھوٹا وعدہ کرنا حرام ہے۔[1] **حدیثِ پاک** میں ہے: **(1):** جو مسلمان عہد شکنی اور وعدہ خِلافی کرے اُس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لَعْنَت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہو گا نہ نَفل۔[2] ایک اور **حدیث شریف** میں فرمایا: لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں گے۔[3]

مَعْلُوم ہوا؛ وعدہ خِلافی ہَلاکَت کے اَسباب میں سے ایک سبب ہے۔

وعدہ خِلافی کسے کہتے ہیں؟

وعدہ خِلافی کسے کہتے ہیں؟ یہ بھی ایک اَہَم سُوال ہے، ہمارے ہاں لوگوں کو مَعْلُوم نہیں ہوتا ہے۔ **میرے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے:** وعدہ

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد: 25، صفحہ: 69۔
2 ... بخاری، کتاب الجزیہ والموادعۃ، باب اثم من عاہد ثم غدر، صفحہ: 815، حدیث: 3179۔
3 ... ابوداوٗد، کتاب الملاحم، باب الامر والنھی، صفحہ: 682، حدیث: 4347۔

خِلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اُس کی نیّت اُسے پُورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وَعدہ خِلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیّت اسے پُورا کرنے کی نہ ہو۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیّت پُورا کرنے کی ہو پھر پُورا نہ کر سکے، وعدہ پر نہ آسکے تو اُس پر گُناہ نہیں۔[2]

یعنی وعدہ خِلافی کا تَعلّق نِیّت کے ساتھ ہے، مثلاً کسی سے وعدہ کیا کہ فُلاں وقت مِلوں گا۔ دِل میں نِیّت بھی ہے کہ مِلوں گا۔ اب کسی وجہ سے نہ مِل سکا تو یہ وعدہ خِلافی نہیں ہے بلکہ بعض دفعہ جو لوگ ٹالنے کے لیے کہہ دیتے ہیں: ہاں فُلاں وقت ملوں گا مگر دِل میں نِیّت ملنے کی نہیں ہوتی۔ یہ وعدہ خِلافی ہے۔

بیان کا خُلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! خُلاصۂ کلام یہ ہے کہ بنی اسرائیل اور غیر مسلموں کا بُرا وَصف ہے کہ یہ عہد شکنی کے عادِی تھے:

اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰۰ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:100)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جب کبھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے اس عہد کو پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر مانتے ہی نہیں۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اِسْلامی شان اپنائیں ❁ اللہ پاک سے کوئی عہد کریں ❁ یا بندوں

1 ... جامع لاخلاق الراوی، باب املاء الحدیث...الخ، تعیین المحدث للطلبۃ یوم المجلس، صفحہ:268، حدیث:1188۔
2 ... ابوداوٗد، کتاب الادب، باب فی العدۃ، صفحہ:781، حدیث:4995۔

کے ساتھ عہد کریں، اسے بہر صُورت نبھایا کریں۔ جو عہد نہیں نبھاتا، اس سے اعتماد اُٹھ جاتا ہے، جو زبان کا پکّا نہیں ہوتا، وہ کسی بات میں پکّا نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ عہد نبھایا کریں۔ بہر صُورت نبھایا کریں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الاِفْتاءِ اہلسنت موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے بہت ہی پیاری موبائل ایپلی کیشن بنام: ***Darul Ifta Ahlesunnat*** (دار الافتاء اہلسنت) لانچ کی ہے۔ اِس ایپلی کیشن میں آپ سینکڑوں مذہبی (***Religious***) اور معاشرتی (***Social***) سوالات کے تحریری فتاویٰ ❁ عقائد کے مُتَعَلِّق احکام ❁ قرآن وحدیث کے مُتَعَلِّق احکام ❁ وضو، غسل اور ناپاکی کے احکام ❁ نماز کے متعلق مسائل ❁ میت، جنازہ اور وراثت کے مُتَعَلِّق مسائل ❁ مفتیانِ دعوتِ اسلامی کے اہم تربیتی اور معلوماتی ویڈیو کلپس اور بیانات ❁ معاشرتی اور مذہبی پہلوؤں پر رہنمائی کرتے مختلف آرٹیکلز (***Articles***) اور کتابیں ❁ مفتیانِ کرام کے مختلف علمی، تربیتی اور شرعی معلومات پر مبنی سلسلے ❁ تجارت کورس، فرض علوم کورس اور بہت ساری دینی مَعْلُومات حاصِل کر سکتے ہیں۔ یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجیے! خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: مَسْبُوق نے بُھولے سے اِمام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو سجدہ سہو لازِم آئے گا۔

وضاحت: بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے، ایک اسلامی بھائی جماعت میں تاخیر سے شامل ہوئے یعنی ان کی کچھ رکعتیں رہتی ہیں، جب امام صاحب نے نماز مکمل کر کے سلام پھیرا، انہوں نے بھی بُھول کر امام صاحب کے ساتھ سلام پھیر دیا، اس کا کیا حکم ہو گا؟ اس کی 2 صُورتیں ہیں: (1): امام کے بالکل ساتھ ساتھ سلام پھیرا، تب حکم ہے کہ اُٹھ کر اپنی رکعتیں پُوری کرے، آخر میں سجدہ سہو کی حاجت نہیں (1): دوسری صُورت یہ کہ امام صاحب کے سلام کے چند لمحوں کے بعد سلام پھیرا، اِس صورت میں سجدہ سہو واجِب ہو جائے گا، یعنی اب وہ اپنی رکعتیں مکمل کرے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَاقُدُّوْسُ (اے نہایت پاک!)

جو کوئی سفر کے دوران اللہ پاک کا پیارا نام: یَاقُدُّوْسُ پڑھتا رہے، اِنْ شَآءَ اللہ

1 ... بہارِ شریعت، جلد: 1، حصہ: 3، صفحہ: 591 مفصلاً۔

الْکَرِیْم! تھکن سے محفوظ رہے گا۔[1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...فیضانِ سنت، فیضان بسم اللہ، صفحہ: 168۔